مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوّت

کراچی

ولادت

موت کی قاصد ہے

حضرت علی رضؓ

جلد ۲ — شمارہ ۲۲

۱۲ تا ۱۸ نومبر ۱۹۸۳ء مطابق ۴ تا ۱۰ صفر المظفر ۱۴۰۴ھ

خصائلِ نبوی ﷺ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۔ حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن مرة الهمدانی عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام۔

ترجمہ:۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عائشہؓ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے کہ ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔

فائدہ:۔ اس حدیث سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر بھی ثابت ہوتی ہے اور ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر بھی نکلتی ہے۔ ثرید شوربے میں بھگوئے ہوئے ٹکڑوں کو کہتے ہیں جن میں علاوہ لذت وقوت کے سہولت و سرعتِ ہضم، جلد تیار ہو جانا وغیرہ وغیرہ منافع ہیں۔ عرب میں اس کا دستور تھا اور سب کھانوں میں افضل شمار ہوتا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت میں بہت سی روایات آئی ہیں اس روایت میں علماء کا اختلاف ہے عورتوں سے مراد سب عورتیں ہیں یا کچھ مستثنےٰ ہیں اسی بنا پر اس میں اختلاف ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بھی ہے یا نہیں؟ کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی افضلیت بتائی ہے اور کوئی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی افضلیت کا قائل ہے اور کوئی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی افضلیت عن الکل کی طرف مائل ہے لیکن بندہ کے نزدیک ان میں سے ہر ایک کسی خاص فضیلت کے لحاظ سے سب سے افضل ہے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقاہت اور محبوبیت کے ساتھ اس امر میں بھی بڑھی ہوئی ہیں کہ وحی ان کے لباس میں نازل ہو جاتی تھی، حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہلی بیوی پہلی مومنہ وغیرہ وغیرہ بہت سے امور کی بنا پر افضل ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جگر گوشہ اور جنت کی سردار وغیرہ وغیرہ امور میں سب سے افضل ہیں۔

۲۴۔ حدثنا علی بن حجر حدثنا اسمٰعیل بن جعفر حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن معمر الانصاری ابو طوالہ انہ سمع انس بن مالک یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام۔

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

باقی صفحہ ۹ پر

فہرست

۱۔ حصول نبوت

۲۔ ابتدائیہ
مولانا منظور احمد الحسینی

۔ لاہوری مرزائی کافر و مرتد ہیں۔
شیخ الازہر مصر

۔ عالی جشی
ملک منظور الہی

۔ کتہ چینی

۔ دیوبند کی ڈائری
ذبیح فاروقی

۔ متنبی قادیان کی قبل از دعویٰ نبوت
مولانا تاج محمود

شعبہ کتابت :- حافظ عبدالستار دانش
غلام یسین

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

مینیجر

علی اصغر چشتی صابری، ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

فی پرچہ :۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ	٦٠ روپیہ
ششماہی	٣٥ روپیہ
سہ ماہی	٢٠ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	٢١٠ روپیہ
کویت، اومان، شارجہ دوبئی، اردن اور شام	٢٢٥ روپیہ
یورپ	٢٩٥ روپیہ
اسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	٢٤٠ روپیہ
افریقہ	٢١٠ روپیہ
افغانستان، ہندوستان	١٦٥ روپیہ

فون نمبر

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی

ناشر :۔ عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع :۔ کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی

مقام اشاعت :۔ ٢٠/A سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ ــــ ختم نبوت

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

اتحاد اور عزم وہمت کا مظاہرہ

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اندرون وبیرون ملک شب و روز مصروف عمل ہے۔ گذشتہ سال سے ربوہ جیسے شہر میں مجلس نے آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کی بنیاد ڈالی۔ جو ایک تاریخی کانفرنس تھی۔ امسال ۲۷/۲۸ اکتوبر کو نئے ولولے اور نئے انداز کے ساتھ دوسری دو روزہ سالانہ عظیم الشان تاریخی کانفرنس نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوئی۔ یہ کانفرنس ایسے نامساعد حالات میں ہوئی۔ جب کہ پاکستان چہار اطراف سے مسائل سے گھرا ہوا ہے۔ اندرون ملک سیاسی کش مکش جاری ہے اور قادیانی اپنی اسلام دشمنی میں اس حد تک آگے بڑھ گئے ہیں کہ انہوں نے (نعوذ باللہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گورو نانک سے تشبیہ دے کر پوری امت کے قلوب و جگر کو زخمی کیا۔ مزید یہ کہ ۱۷ فروری مبلغ ختم نبوت سیالکوٹ مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا کر لیا گیا مجلس عمل کا قیام عمل میں آیا اور مجلس نے احتجاج کرتے ہوئے ملک کے کونے کونے میں کانفرنسیں کیں۔ ارباب اختیار و انتظامیہ کو تار ارسال کیے گئے۔ یوم دعا۔ یوم احتجاج اور یوم ختم نبوت منایا گیا۔ امام کعبہ نے خط ارسال کیا بیرون ممالک سے ممتاز شخصیتوں نے خطوط بھیجے۔ علماء کرام کے وفود نے ملاقاتیں کیں لیکن کچھ بھی پیش رفت نہ ہوئی اس کانفرنس کے سامنے اہم ترین مسئلہ مرزائیوں کی جارحیت کا تھا۔ جب سے مرزا طاہر احمد قادیانی جماعت کے سربراہ بنے ہیں قادیانیوں نے اس کے اشارے سے اپنی باغیانہ اور ملک دشمن سرگرمیوں کو تیز کر دیا ہے۔ اسلامی شعائر اور اسلامی اصطلاحات کو بے دریغ استعمال کیا، مسلمانوں کو اذیت پہنچانے کے لیے اشتعال انگیزیاں کی گئیں، اسی طرح ترمیمی آئینی ... کے علی الرغم قادیانیوں کے دونوں گروپ (قادیانی - لاہوری) نے اپنے لٹریچر میں اپنے آپ کو مسلمان لکھا، کھلے عام اپنی باطل تبلیغ کی، اور ... انگیز نعرے لگائے۔

ان تمام امور سے نمٹنے کے لیے ضروری تھا امت مسلمہ کے سامنے ایک لائحہ عمل مرتب کیا جائے۔ اسی ... ۲۷/۲۸ اکتوبر کو جامع مسجد بخاری مسلم کالونی ربوہ میں مشائخ عظام، جید علماء کرام، دانشور، صحافی، تاجر ... اور طلبہ جمع ہوئے جب کہ المملکۃ العربیۃ السعودیہ سے نمائندگی الشیخ عبداللہ یحییٰ اور رابطہ عالم اسلامی سے حافظ ظہور الحق ظہیر نے کی۔ کل چھ اجلاس ہوئے حاضری بھرپور تھی۔ تقریباً ۲ لاکھ کے لگ بھگ فدایان ... وفدا کاران ختم نبوت نے شرکت کی۔ جہاں شمع ختم نبوت کے یہ پروانے ملی جذبہ سے سرشار ہو کر وقت کی اہم ترین ضرورت اتحاد کا مظاہرہ اور فرقہ پردازیوں کی حوصلہ شکنی کر رہے تھے۔ وہاں ان کا ولولہ اور جوش کا عالم یہ تھا کہ جیسے وہ ایک چشم ابرو کے منتظر ہوں وہ بار بار اٹھ کر کھڑے ہو جاتے تھے یہاں تک کہ ان کو بٹھایا جاتا تھا۔ جس وقت حضرت مولانا تاج محمود صاحب ... م ریشمی کے الکوٹے

صاحبزادے حبیب اسلم قریشی کو اسٹیج پر لائے اس وقت مجمع پر سکتہ طاری ہوگیا کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جو پُرنم نہ ہو۔ مولانا موصوف خود بھی گھبرا گئے ۔اور آواز نہ نکل سکی ۔

تمام مقررین وخطباء نے اپنے بیان میں مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء کی بھرپور مذمت کی۔ اور انھوں نے ان کی گمشدگی، عدم بازیافتگی اور قتل کی ذمہ داری کا مجرم مرزا طاہر قادیانی جماعت اور حکومت کو قرار دیا۔ ان کے بیانات سے یہ بات صاف طور پر معلوم ہوتی تھی کہ قتل کے جرم میں دونوں شریک ہیں ۔

تمام مسلمانوں نے اس بات کا وعدہ کیا کہ اس سلسلے میں مجلس جس وقت جس قسم کی قربانی مانگے گی وہ ضرور دیں گے اگرچہ وہ قربانی ۱۹۵۳ء یا ۱۹۷۴ء کی قربانیوں سے بھی بڑھ کر ہو۔ یہ وہ لائحہ عمل تھا جس کے لیے تمام مسلمانوں کو جمع کیا گیا تھا۔ یعنی اتحاد و قربانی، اتحاد و قربانی، اتحاد قربانی ۔

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ

جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

صدق اللہ العظیم

لاہوری مرزائی کافر و مرتد ہیں : شیخ الازہر مصر

پچھلے دنوں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ایک وفد برطانیہ واسپین کے دورے پر گیا تھا وطن واپسی پر وفد کے ارکان عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی نے حرمین شریفین بھی حاضری دی کہ معظمہ اور مدینہ منورہ کم و بیش ۱۲ دن قیام رہا ۔ قیام کے دوران سعودی عرب کی متعدد دینی شخصیتوں سے ملاقاتیں کی گئیں اور انہیں مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا گیا ان میں رابطہ عالم اسلامی کے سابق جنرل سیکرٹری شیخ محمد علی الحرکان مرحوم بھی تھے شیخ الحرکان نے جہاں مجلس کی خدمات کو سراہا وہاں انہوں نے درج ذیل فتوے کی ایک کاپی ہفت روزہ ختم نبوت میں اشاعت کے لیے بھی عنایت فرمائی ۔ اصل متن عربی ہے جس کا اردو ترجمہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر نے فرمایا ہم ان کے شکریے کے ساتھ اسے شائع کر رہے ہیں ۔

صاحب الفضیلۃ الامام الاکبر الشیخ جاد الحق علی جاد الحق شیخ الازہر کا بیان مسلمانان عالم کے نام ۔

ذیل میں شیخ الازہر کے بیان کے متن کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے جو انہوں نے سماحۃ الشیخ ابوبکر نجار صدر المجلس الاسلامی جنوب افریقہ کے سوال کے جواب میں جاری فرمایا ہے۔

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ ، اما بعد ۔

میں نے سماحۃ الشیخ ابوبکر نجار صدر المجلس الاعلیٰ جنوبی افریقہ کا مکتوب مورخہ ۵ صفر ۱۴۰۲ھ پڑھا جس میں موصوف نے لکھا ہے کہ :۔

"مرزا غلام احمد کے ماننے والے دو فرقوں میں منقسم ہیں ۔ پہلا فرقہ قادیانی کہلاتا ہے اور یہی فرقہ کھل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار کرتا ہے ۔ دوسرا فرقہ احمدی (لاہوری) ہے"

اس فرقہ کا دعویٰ یہ ہے کہ مرزا مجازی نبی ہے اور وہی مسیح منتظر ہے اور وہی مہدی مصلح اور مجدد ہے جسے چودہویں صدی کے آخر میں بھیجا گیا ہے اور ان کا دعویٰ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار کے بیٹے ہیں اور یہ کہ وہ انبیاء کرام کے معجزات کا انکار کرتے ہیں ۔

ان مرزائیوں نے اپنے لیے یہاں مسلمانوں جیسے حقوق کا مطالبہ کیا ہے ، خاص کر اپنے لیے مسلمانوں کی مسجدوں میں نماز ادا کرنے اور اپنے مردے ان کے قبرستانوں میں دفن کرنے کا حق ۔ اور دلیل میں یہ بات پیش کی ہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں اور انہوں نے کیپ ٹاؤن کی عدالت میں المجلس القاضی الاسلامی ، الجمعیۃ الاسلامیہ اور شیخ محمد صالح دین کے خلاف دعویٰ دائر کردیا ہے اور عدالت سے مطالبہ کیا ہے کہ عدالت ان کے حق میں حکم جاری کرے جن میں ان کو وہی حقوق دیے جائیں جو مسلمانوں کے ہیں خاص کر مسلمانوں کی مسجدوں میں نماز پڑھنے کا حق ، اور ان کے قبرستان میں ان کے مُردوں کو دفنانے کا حق ، اس دلیل سے کہ وہ بھی اللہ کی وحدانیت اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ کہ

وہ بھی نماز روزہ اور زکوٰۃ جیسے فرائض ادا کرتے ہیں

ان کے اس دعویٰ کا جواب دیتے ہوئے المجلس القضاء الاسلامی اور دوسری تمام اسلامی تنظیموں نے کہا ہے کہ ان کو مسلمانوں جیسے حقوق نہیں ملنے چاہئیں۔

اس صورتحال کو سامنے رکھتے ہوئے کیپ ٹاؤن صوبہ کی المجلس الشرعی اور المجلس الاسلامی جنوبی افریقہ کے صدر سماحۃ الشیخ ابوبکر نجار نے مندرجہ ذیل سوالات پیش کئے ہیں۔

(۱) کیا احمدی (لاہوری) مسلمان ہیں یا غیر مسلم ہیں؟

(۲) اگر وہ مسلمان ہیں تو کیا ان کو یہ حق ملتا ہے کہ مسلمانوں کی مساجد میں داخل ہوں اور وہاں نماز ادا کریں اور اپنے مُردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں؟

(۳) وہ کون سے حالات ہیں جن کے ماتحت اسلامی مساجد کے متولی اور نگران حضرات کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ جس شخص کو چاہیں مساجد میں نماز پڑھنے سے روک دیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ

احمدی لاہوری بھی قادیانیت کی ایک شاخ ہے جن کے بارے میں ڈاکٹر اقبال مرحوم جن کا شمار مسلمانوں کے بڑے مفکرین میں ہے نے فرمایا ہے کہ قادیانیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے خلاف بغاوت اور اسلام کے خلاف سازش ہے اور یہ ایک مستقل دین ہے اور یہ قادیانیت اس عظیم امت اسلامیہ کا جزو نہیں ہے۔ یہ اس لیے کہ اس جماعت نے ایسے امور کا انکار کیا ہے جس پر مسلمانوں کا اجماع اور اتفاق ہو چکا ہے اور وہ اسلام کے ضروریات میں شمار ہونے لگے ہیں۔

اس اجماع کے خلاف ان کی ایک وہ تفسیر ہے جو انہوں نے (خاتم النبیین) کی کی ہے۔ جب کہ مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد قیامت تک نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ کوئی رسول۔

جب کہ اس کے برعکس قادیانی "تاریخ اسلام میں پہلی بار اس آیت کی تفسیر یوں کرتے ہیں کہ آپ کے خاتم النبیین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ مہر لگانے والے ہیں۔ لہٰذا اب جو بھی آپ کے بعد نبی آئے گا وہ آپ کی مہر اور تصدیق سے آئے گا۔ یہ وہ باطل تفسیر ہے جس کی بنا پر انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

احمدی (لاہوری) جماعت اپنے عقائد اور دینی طریقوں میں اپنی بنیادی جماعت قادیانی ہی کے نقش قدم پر چل رہی ہے۔ نیز یہ جماعت بھی مرزا قادیانی کی طرف منسوب ہے۔ جس کے بارے میں یہ تواتر سے ثابت ہو چکا ہے کہ اس نے صاف صاف الفاظ میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور جو اسے نہ مانے اس نے اس کو کافر کہا ہے اور اس کی تحریریں اس پر کھلی دلیل ہیں اگرچہ اس کے بعض ماننے والے اس کے اس دعوٰی کی تاویل نبوت مجازی سے کرتے ہیں۔

نیز یہ جماعت مرزا کو مسیح موعود کے نام سے پکارتی ہے اور یہ کہ مرزا پر روح مسیح چھا گئی تھی۔ اور یہ کہ اس کے لیے معجزہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ وہ وقت سے پہلے سورج گرہن اور چاند گرہن کی اطلاع دے دیتا تھا۔

جب اس جماعت کا عقیدہ اس قسم کا ہے تو یہ جماعت دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ نیز لاہوری جماعت کی مزید گمراہی یہ بھی ہے کہ وہ اپنی کتابوں میں اپنے قائد اور لیڈر کی زبان سے اس بات کا انکار نقل کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام بغیر والد کے پیدا ہوئے ہیں۔

ان کا لیڈر محمد علی صاف لکھتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار کے بیٹے ہیں اور حضرت مریم، یوسف نجار کی بیوی تھیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام عام انسانوں کی طرح ماں باپ سے پیدا ہوئے ہیں اور اپنے اس نظریے کو ثابت کرنے کے لیے اس نے قرآن پاک کی بعض آیتوں کی (من مانی) توجیہ بھی کی ہے اور وہ لکھتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا اسلام کے ان عقائد میں داخل نہیں جس پر ایمان لانا ضروری ہو بلکہ یہ عقیدہ عیسائیت کے عقائد میں سے ہے۔ حالانکہ

ان کے اس لیڈر کا یہ قول یہود کے ان بہتانوں میں سے ہے جو انہوں نے اللہ کے رسول حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے خلاف باندھے تھے اور جن کا ذکر قرآن کریم نے ان الفاظ میں کیا ہے ۔ **وبکفرھم وقولھم علی مریم بھتانا عظیما** ۔ (النساء : ۱۵۶) اور نیز ان کے کفر کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ انہوں نے مریم کی نسبت بہت بڑے بہتان کی بات کہی ۔

لہٰذا احمدی (لاہوری) جماعت اپنے اس عقیدہ اور اس کے علاوہ دوسرے عقائد کی بنا پر اور اسی طرح اس کی مرکزی قادیانی (لاہوری) جماعت دونوں اپنے مسلک اور مختلف طریقوں کے اعتبار سے اپنے ابتدائی دور سے لے کر ابھی تک اسلام سے دور رہی ہیں کیونکہ بلاشبہ ان دونوں کا عقیدہ مسلمانوں کے اس اجماعی عقیدے کے خلاف ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر ابھی تک چلا آرہا ہے کہ آپ اللہ کے نبی اور رسول ہیں اور آپ خاتم النبیین ہیں ۔ جیسا کہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصریح فرما دی کہ آپ آخری نبی ہیں اور اللہ نے آپ پر رسالت ختم کر دی ہے اور آپ کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا ۔

باقی اس جماعت کا اپنے لیڈر کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ سورج گرہن اور چاند گرہن کی اطلاع دے دیتا تھا اس کا معجزہ سے کوئی تعلق نہیں، کیونکہ اس کا تعلق فلکی حساب سے ہے ۔ چنانچہ علماء ہیئت اور فلکیات کبھی سورج گرہن اور چاند گرہن کی اطلاع دیتے رہتے ہیں اور یہ بار بار ہوتا رہتا ہے ۔ لیکن آج تک کسی فلکیات کے عالم نے نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ یہ ایک علم ہے جو بنی نوع انسان کی کوششوں سے ترقی کرتے ہوئے اس مقام تک پہنچ گیا ہے ۔

قادیانی اور لاہوری سب کے عقیدے اس قسم کے ہیں اس بنا پر وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں کیونکہ وہ اسلام کے بنیادی اور ضروری عقائد سے منحرف ہو چکے ہیں جیسا کہ اس سے پہلے اس کی طرف اشارہ کر چکے ہیں ۔

اب ہم سماحۃ الشیخ ابوبکر نجار صدر المجلس الاعلیٰ الاسلامیہ کے سوالات کے جوابات بالترتیب دیتے ہیں :

سوال :۔ کیا احمدی اور لاہوری جماعت کا شمار مسلمانوں میں ہے یا وہ غیر مسلم ہیں ؟

جواب :۔ یہ لوگ اپنے بعض عقائد جو پہلے ذکر کئے جا چکے ہیں کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج ہیں ۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کے اجماعی اور دین کے بنیادی عقائد کے خلاف ہیں نیز ان کے بعض عقائد ایسے ہیں جن میں قرآن کریم کی تعلیمات کی صریح تکذیب ہے لہٰذا اس میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص قرآن کی تکذیب کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ۔

سوال :۔ کیا قادیانیوں کو یہ حق پہنچتا ہے کہ غیر مسلم ہونے کی صورت میں مسلمانوں کی مساجد میں نماز ادا کرنے کے لیے داخل ہوں اور اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں ؟

جواب :۔ جب یہ لوگ (قادیانی اور لاہوری) اپنے ان عقائد باطلہ کی بنا پر اسلام سے دور ہو چکے ہیں اور اسلامی عقائد اور شریعت ان سے بری ہے تو یہ لوگ اسلام سے مرتد ٹھہرے لہٰذا مسلمانوں کی مساجد میں داخلہ کے احکام میں ان کی حیثیت غیر مسلموں جیسی ہے ، جن کے بارے میں ارشاد باری ہے ۔ **ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ شاھدین علی انفسھم بالکفر اولئک حبطت اعمالھم وفی النار ھم خالدون ۔ انما یعمر مساجد اللہ من اٰمن باللہ و الیوم الاخر واقام الصلوٰۃ واٰتی الزکوٰۃ ولم یخش الا اللہ فعسیٰ اولئک ان یکونوا من المھتدین ۰** (التوبہ ۱۷-۱۸)

ترجمہ :۔ مشرک اس امر کے اہل نہیں کہ وہ اللہ کی مساجد کو آباد کریں جب کہ ان کی حالت یہ ہے کہ وہ خود اپنے اعمال سے اپنے اوپر کفر کی شہادت دے رہے ہیں ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے تمام اعمال برباد ہو گئے اور وہ لوگ ہمیشہ آگ میں رہنے والے ہیں ۔ اللہ کی مسجدوں کو تو صرف وہی لوگ آباد کر سکتے ہیں جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائیں اور نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور سوائے اللہ

کسی اور سے نہ لڈیں۔ سو انہیں لوگوں کی نسبت اللہ سے امید ہے کہ یہی لوگ راہ یافتہ لوگوں میں سے ہونگے

پہلی آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے غیر مسلموں کے لیے مسجد میں داخلہ کو حرام قرار دے دیا ہے اور یہ ایسے اثباتی اسلوب کے ساتھ جو مسلمانوں کو اس کا پابند بناتا ہے اور یہی مفہوم ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول (ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ) لفظ عمارۃ کا اطلاق جس طرح مسجد کی تعمیر اور اصلاح پر ہوتا ہے اسی طرح اس کا اطلاق مسجد کو لازم پکڑنا اور اس میں عبادت کے لیے ٹھہرنے کے لیے بھی ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے آیت کا مفہوم یہ ہوگا کہ مشرکین کے لیے جائز نہیں اور نہ ہی ان کی یہ شان ہے کہ وہ اللہ کے گھروں (مساجد) کو عبادت سے آباد کریں جب تک کہ وہ کفر کی حالت پر ہیں اور اسلام سے دور ہیں کیونکہ مساجد کو آباد کرنے کا تقاضہ یہ ہے کہ اللہ پر صحیح ایمان ہو اور اس کی اطاعت کا صحیح جذبہ ہو جیسا کہ دوسری آیت میں اس کی تفصیل ہے۔ نیز قرآن کریم کی یہ آیت بھی بتلاتی ہے کہ عمارت المساجد سے مراد ان میں عبادت، نماز اور تلاوت قرآن کریم کے لیے داخل ہونا ہے

(فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیہا اسمہ)

(النور: ۳۶)

وہ چراغ ان گھروں میں روشن کیا جاتا ہے جن کے متعلق اللہ نے یہ حکم دیا ہے کہ ان کی قدر ومنزلت کی جائے۔

جب یہ بات معلوم ہو چکی تو اب معلوم ہونا چاہیئے کہ مسلمانوں کی مساجد میں غیر مسلموں کا داخلہ حرام ہے۔ سورۂ توبہ کی گذشتہ دو آیتوں کی روشنی میں

اور چونکہ قادیانی اور لاہوری اپنے ان عقائد باطلہ اور تحریفات کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج ہو کر غیر مسلموں میں شمار ہونے لگے ہیں اس لیے ان کے مردوں کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بالاتفاق آئمہ اسلام جائز نہیں۔

سوال:۔ وہ کون سے حالات ہیں جن کے تحت اسلامی مساجد کے متولیان اور نگرانوں کو کسی شخص کو ان مساجد میں داخل ہونے سے روکنے کا حق پہنچتا ہے!

جواب:۔ ابھی دو آیتیں ذکر کی گئی ہیں ان میں سے پہلی آیت نے اپنے اثباتی اسلوب سے غیر مسلموں کے مسجدوں میں داخلہ کو منع کر دیا ہے اور تاریخی طور پر یہ بات بھی ثابت ہے کہ خلیفہ عادل عمر بن عبدالعزیز نے اپنے دور خلافت میں اپنے گورنروں کو یہ حکم بھیجا کہ وہ غیر مسلموں کو مسجدوں میں داخل ہونے سے روک دیں، چاہے وہ غیر مسلم مرتد ہوں یا یہود و نصاریٰ ہوں یا بت پرست ہوں۔ اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی مساجد کا ایسا ہی دفاع کریں اور غیر مسلموں کو ان میں داخل ہونے سے روکیں جیسا کہ وہ اپنے گھروں، اپنے مال اور اولاد کا دفاع کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد (ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ شاہدین علی انفسہم بالکفر.....) کا تقاضہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ اپنی مساجد کو بے حرمتی سے بچائیں کہ اس میں غیر مسلم داخل ہوں۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

دستخط شیخ الازہر

جاد الحق علی جاد الحق۔

۲ شعبان ۱۴۰۳ھ ۱۵ مئی ۱۹۸۳ء

بقیہ:۔ خصائل نبوی ﷺ

فائدہ:۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد ان روایات کے ذکر کرنے سے یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ثرید پسند تھا، چنانچہ مختلف روایات میں سے اس کے نوش فرمانے کا معمول معلوم ہوتا ہے۔

کھلی چٹھی بنام

جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب صدر پاکستان

جناب گورنر صاحب پنجاب

السلام علیکم ! مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان سیالکوٹ جنہوں نے یحییٰ خاں کے زمانے میں مرزا ایم ایم احمد چچا زاد برادر مرزا طاہر احمد آف ربوہ پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ ۱۱ فروری ۱۹۸۲ء کو معراجکے سیالکوٹ میں قادیانیوں کے خلاف سخت تقریر کی جو ان کے لیے ناقابل برداشت ثابت ہوئی ۔ تو جب وہ حسب الاعلان ۱۰ فروری ۱۹۸۳ء کو دوبارہ معراجکے تقریر کرنے کے لیے گئے تو مرزا طاہر احمد کے حکم سے قادیانیوں نے ان کو ۱۲ تا ۱۶ فروری تک کے عرصے میں طے شدہ پروگرام کے مطابق بسوں کی ہڑتال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تالاب شیخ مولا بخش کے بس اسٹینڈ پر سے پُر اسرار طور پر دھوکا سے کار وغیرہ میں بٹھا کر اور بے ہوش کرنے کے بعد کسی محفوظ جگہ لے جا کر

قتل

کر دیا ہے اب ۶ ماہ سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے مگر ملک گیر احتجاجی جلسوں ، اخباری بیانات اور قراردادوں کے باوجود مرزائی مجرموں کو گرفتار کر کے مسلمانان پاکستان کی تسلی نہیں کی گئی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ افسران حکومت مرزائیت نوازی سے کام لے رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ مرزا طاہر احمد کی خواہش کے مطابق ملک گیر بدامنی پیدا کر کے جنرل ضیا کی حکومت کو بدنام کیا جائے اور پاکستان کو مرزا بشیر الدین محمود قادیانی سربراہ دوم کے الہام مورخہ ۵ اپریل ۱۹۴۷ء کے مطابق "اکھنڈ ہندوستان" بنا دیا جائے ۔

اندریں حالات اگر آپ ہماری طرح پاکستان کی سالمیت کی حفاظت اور استحکام چاہتے ہیں اور پاکستان کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قائم دائم دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں تو ساماں یوسف معراجکے ، سیالکوٹ شہر اور ڈسکہ کے چیدہ چیدہ قادیانیوں اور مرزا طاہر احمد آف ربوہ کو گرفتار کر کے ان سب کی تفتیش بادشاہی قلعہ لاہور میں میری موجودگی میں کی جائے ۔ اگر ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر مولانا محمد اسلم قریشی صاحب کے اغوا اور قتل کے مجرموں کا کوئی سراغ نہ ملے تو آپ کو اس بات کا پورا پورا حق اور اختیار ہو گا کہ آپ مجھے چوک علامہ اقبالؒ میں کھڑا کر کے گولی مار دیں یا پھانسی پر لٹکا دیں ۔ ہمیں اور ہمارے ورثاء کو کوئی گلہ اور اعتراض نہ ہو گا ۔ اور مولانا محمد اسلم قریشی کے مدعیان اور ہمدرد مسلمان بھی خاموش ہو کر آرام سے گھروں میں بیٹھ جائیں گے اور فرض کی ادائیگی کے بعد حکومت کو بھی سکون حاصل ہو جائے گا ۔ وما علینا الا البلاغ ۔ والسلام علیٰ من تبع الہدیٰ ۔

منظور الٰہی ملک اعوان
امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان سیالکوٹ
و رکن مرکزی شوریٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

کوشش کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا
ABC brother KNITTING MACHINE
SANAULLA CARPET YARNS
ABC BLANKETS
ABC KNITTING YARNS
ثناءاللہ وولن ملز لمیٹڈ
فون: ۵۱۹۰۳۵ - ۵۱۹۰۳۳

تار کا پتہ
شاہین کراچی

ٹیلیکس
۲۷۱۹

پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ

الحمد للہ پاکستان میں یہ پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبے
میں قائم ہوا ہے۔ ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ
کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں، جہاز راں کمپنیاں
اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی
پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل
ہیں

فون : ۲۷۱۸۴۲ ، ۲۷۱۸۹۴ ، ۲۷۱۸۴۰

پاک شاہین

کنٹینر سروس لمیٹڈ

پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ کیماڑی کراچی

رپورٹ :- ذبیح فاروقی نمائندہ خصوصی

مولانا محمد اسلم قریشی کا خون رائیگاں نہیں جائے گا

بنوں ختم نبوت کنونشن میں علماء کرام کے ولولہ انگیز خطابات

۸ ، اکتوبر ، مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں صوبہ سرحد کے زیر اہتمام دو روزہ ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا ۔ جس میں صوبہ سرحد اور آزاد قبائل کے دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے علماء کرام اور عوام نے شرکت کی ۔ کانفرنس کی کل چار نشستیں ہوئی ۔ پہلی نشست ۴ ، اکتوبر ظہر کے بعد منعقد ہوئی ۔ جس میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی راہنما علامہ عبدالرحیم صاحب اشعر ، خطیب ربوہ مولانا خدابخش شجاع آبادی اور مجلس پشاور کے ناظم اعلیٰ مولانا نور الحق نور نے خطاب کیا ۔ دوسری نشست عشا کے بعد منعقد ہوئی ۔ جس میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مبلغین مولانا نذیر احمد صاحب مولانا عبدالرؤف صاحب ، مولانا قاضی اللہ یار خاں اور پشاور کے مشہور و معروف خوش الحان خطیب قاضی فیاض الرحمٰن نے خطاب کیا ۔ تیسری نشست جو کہ ۵ اکتوبر کو منعقد ہوئی جس میں آزاد قبائل کے ممتاز عالم دین مولانا فضل حق اور مجلس سرگودھا کے مبلغ مولانا محمد اقبال فخر اور مولانا نور الحق نور نے خطاب کیا ۔

چوتھی اور آخری نشست عشاء کے بعد امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ، مرکزی ناظم اعلیٰ مفکر ختم نبوت مولانا محمد شریف صاحب جالندھری مجلس بنوں کے امیر مولانا عبدالستار شاہ صاحب اور مجلس ربوہ کے انچارج مولانا اللہ وسایا صاحب نے خطاب کیا ۔

علماء کرام نے اس بات کا عہد کیا کہ شہید ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشیؒ کا خون رائیگاں نہیں جائے گا ۔ چاہے کتنی بڑی قربانی کیوں نہ دینی پڑے ۔ علماء کرام نے کہا کہ ہماری تحریک اس وقت تک جاری رہے گی جب تک مولانا قریشی کا پتہ نہیں چلتا یا ان کے قاتلوں کو عبرتناک سزا نہیں دی جاتی ، انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ خاموش تماشائی بننے کے بجائے مرزائیوں کو جن کے متعلق ایف آئی آر میں شبہ ظاہر کیا گیا ہے اور مرزا طاہر کو شامل تفتیش کرے بصورت دیگر پاکستان کے غیور مسلمان مرزائیوں کو انجام تک پہنچائیں گے ۔ جس کی تمامتر ذمہ داری حکومت پر ہوگی ۔

کانفرنس میں مندرجہ ذیل قرارداد یں منظور کی گئیں ۔

(۱) مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں کے زیر اہتمام شمال مغربی سرحدی صوبہ اور آزاد قبائل کا یہ عظیم اجتماع مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کا اغواء اور مسلسل آٹھ ماہ سے ان کی نایابی کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے ۔ عرصہ سے قادیانی مولانا موصوف کے پیچھے لگے ہوئے تھے ۔ ایف آئی آر میں اس شبہ کا اظہار کیا گیا ہے کہ مولانا موصوف کو قادیانیوں نے ہی اغوا کیا ہے ۔ یہ عظیم الشان اجتماع وفاقی حکومت اور صوبہ پنجاب کی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا موصوف کو فی الفور برآمد کیا جائے یا ان کے قاتلوں کو گرفتار کرکے کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے ۔ نیز یہ اجتماع مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے اراکین ، مبلغین سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے ۔ اور پُرزور یقین دلاتا ہے کہ جونہی مرکزی مجلس نے مولانا کی بازیابی کے لیے کوئی اقدام کیا تو شمال مغربی سرحدی صوبہ اور آزاد قبائل

کے غیور عوام اپنی جان تک کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے ۔

(۲) یہ اجتماع قادیانیوں کی موجودہ جارحانہ سرگرمیوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے ۔ خصوصاً جب کہ انہوں نے آئین پاکستان میں ۷۴ء کی آئینی ترمیم (جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا) کو نہ صرف یہ کہ قبول نہیں کیا بلکہ اس کا مذاق اڑاتے رہتے ہیں ۔ اس لیے یہ اجتماع صدر مملکت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ مارشل لاء کے ایک ضابطہ کے ذریعہ ترمیم ۷۴ء کے متعلق قانون سازی کی جائے جس میں قادیانیوں کو مسلمان کہلانے ، تبلیغ ، مساجد اور اسلامی اقدار کے استعمال سے روکا جائے ۔ اور خلاف ورزی کو قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے ۔

(۳) مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں کا یہ اجتماع اپنے قریبی ہمسایہ ملک افغانستان کے حالات کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور افغانستان میں روسی افواج کی پیش قدمی کو پختون روایات کے منافی سمجھتا ہے ۔ افغانستان کا شاندار ماضی گواہ ہے کہ ماضی میں کبھی غیر ملکی افواج کو داخل ہونے نہیں دیا گیا اس لیے کارِ حکومت سے پُرزور مطالبہ کیا گیا ہے کہ روسی افواج کو واپس بھیجا جائے ۔ اور افغان عوام کو اپنی پسند کی حکومت بنانے کی اجازت دی جائے تاکہ لاکھوں افغان مہاجرین اپنے گھروں میں آباد ہو سکیں

(۴) یہ عظیم الشان اجتماع ضلع بنوں کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ انتظامیہ نے ان حالات میں مجلس تحفظ ختم نبوت کو اپنی پُرامن مساعی اور کانفرنس کی اجازت دی نیز یہ اجلاس صوبہ سرحد کے عوام سے اپیل کرتا ہے کہ اندرون اور بیرون ملکی حالات کے پیشِ نظر پُرامن رہیں اور اپنی پختون روایات کے پیشِ نظر احیاءِ اسلام کی کوششوں کو جاری رکھیں ۔

بقیہ :- ڈائری

بلا تقریر میں حد درجہ کمال رکھتے تھے ۔ آخری ملاقات شیخ التفسیر علامہ مولانا سید شمس الحق افغانی رح کی وفات حسرت آیات کے بعد بنوں مجلس اہل سنت و الجماعت کے احباب نے تعزیتی جلسہ رکھا ۔ اس جلسہ میں شرکت کی دعوت دی کافی دیر تک حضرت افغانی رح کی دلچسپ گفتگو سناتے رہے اور رات کو عشاء کے بعد تعزیتی جلسہ سے مختصر خطاب کیا اور حضرت موصوف سے بیتی ہوئی مجالس کے واقعات سنائے ۔ اثنائے تقریر ایک واقعہ مناظر اسلام حضرت مولانا سید مرتضیٰ احسن چاند پوری رح کا سنایا ۔ جب حضرت چاند پوری رح بہاول پور تشریف لائے تو ایک مرتبہ پر وضو فرما رہے تھے ۔ کہ ایک صاحب نے یہ سوال اٹھایا کہ حضرت ! چوری ، ڈاکہ ، شراب خوری ، اور دیگر جرائم کے لئے تو شریعت مطہرہ نے دو گواہ ٹھہرائے ہیں ۔ لیکن زنا کے ثبوت کے لئے چار گواہوں کی کیا ضرورت پیش آئی تو حضرت نے ابھی ایک پاؤں دھویا تھا ۔ اور دوسرا دھو رہے تھے ۔ کہ فرمایا ہاں بھائی ٹھیک ہے ناں ۔ ۲ مرد کیلئے اور دو عورت کے لئے ۔ اللہ اکبر کیا حاضر جواب تھے ۔

بہر حال علامہ ارشد ایک سدا بہار شخصیت تھے ۔ علماء دیو بند اور اکابرین احرار کے ساتھ تو دلی عقیدت تھی ۔ ۔ بالخصوص امیر شریعت رح کا جب تذکرہ آتا تو رو پڑتے ۔ رب مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا ۔

دنیا میں دو چیزیں پسندیدہ ہیں
سخن دلپذیر اور دل سخن پذیر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

ضبط و ترتیب :۔ منظور احمد الحسینی

صحبتِ شیخ کے بغیر تزکیہ نفس ممکن نہیں

حضرت مولانا عبدالرشید محمود صاحب گنگوہی

پچھلے دنوں ۱۰ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ بروز اتوار رئیس الاتقیاء حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے پوتے جناب مولانا حکیم عبدالرشید محمود زید مجدہم جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن تشریف لائے۔ آپ نے گیارہ بجے دارالحدیث میں طلبہ سے خطاب فرمایا جو تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ آپ کا خطاب انتہائی مسحور کن تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب کی روح بول رہی ہے۔ زبان میں صلاحت اور حد درجہ ملاحت تھی۔ آپ کے خطاب سے پہلے جامعۃ العلوم الاسلامیہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مدظلہ العالی نے تعارفی خطاب فرمایا۔ ذیل میں پہلے حضرت مفتی صاحب کا خطاب اور پھر حضرت گنگوہی مدظلہ کی تقریر قسط وار قارئین ختم نبوت کی نذر کریں گے۔

حضرت مفتی صاحب کا خطاب

خطبۂ مسنونہ کے بعد فرمایا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین o یہ ایک مختصر سی آیت ہے۔ اس میں سارے انسانوں اور امت کے لئے ہدایت ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو اور سچوں کے ساتھ رہو اور اگر قرآن و حدیث کو پڑھا جائے تو اتنی بات سمجھ میں آتی ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو جمع کرنے والا لفظ تقویٰ ہے۔ اسی لئے تقویٰ کو ملاک الحسنات اور بنیاد حسنات کہا گیا، جتنے حسنات ہیں سب کے سب اس تقویٰ میں داخل ہیں اور جتنی ایسی چیزیں جن سے بچنا ضروری ہے وہ بھی تقویٰ میں داخل ہیں اور تقویٰ کی سب سے اچھی تفسیر وہ ہے جو حافظ ابن کثیرؒ نے حضرت عمرؓ کا قول نقل کیا ہے۔

حضرت عمرؓ نے حضرت ابی بن کعبؓ سے پوچھا کہ ما التقویٰ؟ تقویٰ کیا ہے تو حضرت ابی بن کعب نے کہا (ابی بن کعب وہ ہیں جو سید القراء ہیں) اے امیرالمومنین آپ کا گذر سفر میں ایسے راستوں پر بھی ہوا ہوگا جہاں پر پگڈنڈی ہوتی ہے۔ دونوں طرف جھاڑیاں ہوتی ہیں تو پھر ایسے موقع پر آپ کیا کرتے ہیں؟ تو آپؓ نے فرمایا شمرت ثیابی کہ میں اپنے دامن کو سمیٹ لیتا ہوں اور گذرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ فقال ھذا التقویٰ فرمایا کہ یہی تقویٰ ہے۔ اصل میں انسان جو اس شاہراہ پر چل رہا ہے اس میں دونوں طرف گناہوں کی معاصی کی فسق اور عجیب عجیب افکار باطلہ کی گھاٹیاں ہیں۔ اس میں سے انسان صحیح گذر کر اور اپنے دامن کو کسی معصیت اور کسی گناہ سے آلودہ نہ کرے اور گذر جائے یہی تقویٰ ہے تو گویا کہ جتنے حسنات ہیں وہ سب

تقویٰ میں داخل ہیں چاہے ان کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے ہو بالکل اسی اعتبار سے تقویٰ کو سمجھیں اگر کوئی شخص اسلام سے متعلق پوچھے کہ کیا ہے اور اس کا کیا خلاصہ نکلتا ہے؟ تو اس کے جواب میں جامع ترین لفظ تقویٰ ہے۔ اس آیت شریفہ میں ایک تو یہ ہدایت کی گئی کہ تقویٰ اختیار کرو اور دوسری بات اس کے ساتھ بتائی گئی کہ تقویٰ کے اوپر دوام تب حاصل ہوگا جب تم صادقین کے ساتھ رہو گے۔ علماء نے لکھا ہے کہ صدق کی دو قسمیں ہیں، ایک صدق قولی ایک صدق فعلی، ان دونوں کی بڑی اہمیت ہے۔ اور عرب کے دور جاہلیت کے اشعار سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے اور لغت کے اعتبار سے بھی، جیسا کہ کہا جاتا صادق القول، صادق الفعل اور یہاں کہا گیا کہ تم سچوں کے ساتھ رہو، اگر تاریخ دیکھی جائے خاصکر آخری دور جب مغلوں کا زوال ہو رہا تھا (مغلوں نے چھ سو سال حکومت کی تھی اور اس میں اچھے اچھے لوگ بھی آئے تھے) اور انگریز کی طاقت یہاں آئی تھی تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے شاہ ولی اللہ کے خاندان کو چیدا کیا۔ شاہ ولی اللہ کا خاندان اور ان کے بعد دیوبند کے علماء حضرات نے مل کر تجدید دین کا کام کیا۔ علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ تجدید دین صرف ایک فرد سے نہیں ہوتی کبھی کبھی پوری جماعت سے تجدید کا کام لیا جاتا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ کے خاندان میں ایسے ایسے لوگ پیدا ہوئے اور پھر اسی کا تتمہ یہ حضرات علماء دیوبند تھے۔ دیوبند کے اندر رئیس الطائفہ رأس الاتقیاء وہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ تھے بلکہ میں یہ کہتا ہوں حضرت گنگوہیؒ اگر نہ ہوتے اور آپ کی تعلیمات نہ ہوتیں تو شاید ہمارے دیوبند کے بڑے بڑے اکابر شاید کچھ بدعت کی طرف مائل ہو جاتے (میں صرف اشارہ کر رہا ہوں یہ مسئلہ بڑی تفصیل طلب ہے) حضرت گنگوہی کے علوم حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ کے ذریعہ لوگوں کے سامنے آچکے ہیں لامع الدراری بخاری کی شرح ہے۔ کوکب الدری ترمذی کی، بذل المجہود کے اندر مولانا محمد یحییٰ صاحب کے حوالے سے حضرت کی جو چیزیں آجاتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کا کیسا بڑا علم تھا اور جتنے بڑے عالم تھے۔ ان کا عمل اتنا ہی بڑا تھا۔ ان کا ایک ملفوظ جو حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ نے ذکر کیا ہے وہ میں بیان کردوں فرمایا کہ "اوامر اور نواہی یہ بالکل ایسے بن جائیں جیسی طبعی چیزیں" یعنی اوامر پر انسان ایسے عمل کرے جیسے طبعی چیزوں پر عمل کرتا ہے، جیسے بھوک ہے پیاس ہے۔ اس وقت انسان کی رغبت کھانے پینے کی طرف ہوتی ہے، بالکل اسی طرح اوامر کی طرف ایک انسان راغب ہو اور نواہی سے ایسا بچے جیسے انسان شیر سے یا کسی موذی چیز سے بچتا ہے ہمارے اکابر علم وعمل کے جامع تھے۔ یہی عرفان علم اور یہی حکمت ہے۔ پھر حضرت گنگوہیؒ کے صاحبزادے مولانا حکیم مسعود احمد تھے۔ حضرت گنگوہی کو ان سے بڑی محبت تھی۔ یہ بڑے طبیب تھے۔ اسی طرح سے حضرت گنگوہی خود بھی بڑے اچھے طبیب تھے۔ آپ مفرد دواؤں سے بڑا کامیاب علاج کرتے تھے۔ بعض مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ لوگ بیمار ہوئے علاج کے لئے دہلی کے بڑے بڑے اطباء کے پاس گئے۔ ان سب سے علاج کر کے حضرت گنگوہی کے پاس آئے یہاں تک کہ حضرت گنگوہی کے صاحبزادے مولانا مسعود صاحب سے بھی علاج کرا لیا لیکن آرام نہ آیا مگر حضرت کے کوئی مفرد دوا لکھ دینے سے اللہ تعالیٰ اس مریض کو شفا عطا فرمات، بہر حال اللہ تعالیٰ آپ کو طبابت میں بھی کمال درجہ عطا فرمایا تھا۔ حضرت حکیم مولانا مسعود کے صاحبزادے مولانا حکیم عبدالرشید محمود ہمارے اور آپ کے سامنے تشریف فرما ہیں جو آج ہمارے مہمان مکرم ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے علوم کو بڑا متبحر کیا ہے۔ اگرچہ آپ نے تدریس نہیں کی ہے (آپ اچھے طبیب بھی ہیں۔ سب سے پہلے میں نے ان کا ایک مضمون "مکاتیب ثلاثہ" کے نام سے پڑھا تھا (جو جماعت اسلامی کے خلاف تھا۔ سب جماعت والوں نے مل کر جواب لکھنے کی کوشش کی لیکن وہ شاید جواب نہ لکھ سکے)۔ یہ بہت اچھا مضمون تھا)۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بڑا احسان ہے کہ ہم ان کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ ابھی ان کے آپ حضرات کلمات طیبات سنیں گے

حضرت حکیم صاحب کا خطاب

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا کہ مفتی صاحب نے ابھی یہ آیت پڑھی۔" یاایھا الذین اٰمنو اتقو اللّٰہ وکونو امع الصادقین" میت بھی ، تقویٰ بھی مجھے اس پر ایک بزرگ کی عبارت یاد آئی۔ یوں سمجھنا چاہیئے کہ یہ سلسلۃ الذھب ہے کیونکہ یہ ایک ایسی عبارت ہے کہ جس میں علماء کے لئے بھی انتباہ ہے اور صوفیاء کے لئے بھی کہتے ہیں۔ لا دین الا بالعلم ولا علم الا بالکتاب ولا کتاب الا بمرادہ سبحانہ ولا تبیین مرادہ الا بالسنۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولا تبلغ السنۃ الا بکلام الفقہاء ولا یغیر کلام الفقہاء الا بالانصباغ ولا یلوح الانصباغ الا بالتزکیۃ ولا تیاتی التزکیۃ الا لمعیۃ الشیوخ ولا المعیۃ الا باتباع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ معیت کو اتباع کے ساتھ رکھا۔ اسی لئے بزرگوں کی اولاد ان کی بیویاں ان کے خدام باوجود اس کے کہ معیت تو میسر ہوتی ہے لیکن یہ معیت تو مقید و مشروط باتباع النبیؐ ہے چونکہ اتباع نصیب نہیں ہوتا لہذا کورے کے کورے ہی رہتے ہیں۔ اللہ پر تقویٰ، صادقین کی معیت بھی میسر ہو اور اتباع بھی اس کے ساتھ نصیب ہو تو سبحان اللہ بات بن جاتی ہے

اب میں سوچتا ہوں کہ آپ حضرات کے سامنے کیا بیان کروں۔ آپ کے سامنے خطاب کرنا گستاخی ہے۔ علماء کے سامنے بات کرنا ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی شہ بنا رہا ہو، کیا عرض کروں، کیسے عرض کروں، بہت شرمسار ہوں لیکن آپ نے مجھے یہ عزت بخشی ہے اور یہ مقام دیا ہے کہ میں آپ سے خطاب کروں تو الٹا سیدھا جو کچھ سمجھ میں آتا ہے بیان کرتا ہوں میرے مخاطب علماء نہیں ہوں گے۔ میرے مخاطب طلبہ ہوں گے (جو ہونے والے علماء ہیں)

دیکھئے یہ ایک عمومی چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقھم بعض الذی عملوا لعلھم یرجعون" اور کہیں فرماتے ہیں "اولا یرون انھم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ثم لا یتوبون ولا ھم یذکرون" کہیں فرماتے ہیں، "قل ما یعبؤ بکم ربی لو لا دعاؤکم فقد کذبتم فسوف یکون لزاما" کہیں ارشاد ہے۔ "واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ" پھر گویا اس کی تفسیر میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ان اللہ تعالیٰ لا یعذب العامۃ بعمل الخاصۃ حتی یروا المنکر بین ظہرانیھم وھم قادرون علی ان ینکروہ فلا ینکروہ فاذا فعلوا ذالک عذب اللہ العامۃ والخاصۃ (مشکوٰۃ ص ۴۳۸)

مصائب، پریشانیاں، نوائب اور نکبات اس دوسرے طبقے کی عمومی حالت پر آپ کے سامنے ہیں۔ لیکن ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس کا علاج بھی بتایا ہے فرمایا "ثم لا یتوبون ولا ھم یذکرون" اور فرمایا "لو لا اذ جاءھم باسنا تضرعوا ولکن قست قلوبھم"۔ اس علاج کو استعمال نہیں کیا جاتا اور اس کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ بالکل ایسا ہی ہے کہ کوئی بڑے میاں سڑک پر کچھ تلاش کر رہے تھے۔ ایک صاحب آئے اور پوچھا بڑے میاں کیا ڈھونڈ رہے ہو۔ بڑے میاں نے کہا ایک اشرفی کھو گئی ہے اُسے تلاش کر رہا ہوں وہ بھی ان کے ساتھ مل کر مصروف تلاش ہو گئے، ایک اور آگئے، کہنے لگے، ارے بھائی کیا ڈھونڈ رہے ہو؟ انہوں نے کہا بڑے میاں کی اشرفی کھو گئی ہے، وہ بھی مصروف ہو گئے۔ جب بہت دیر ہو گئی، اشرفی نہ ملی تو کسی نے کہا بڑے میاں وہ اشرفی کہاں گری تھی تاکہ یہ اندازہ ہو سکے کہ وہ لڑھک کر کے کدھر جا سکتی ہے۔ بڑے میاں نے کہا بھائی وہ اشرفی گھر کے اندر گری تھی۔ حیرت سے پوچھا کہ گری تو گھر کے اندر اور تلاش اس کی باہر ہو رہی ہے تو بڑے میاں نے جو جواب دیا وہ اس سے زیادہ ستم ظریفانہ تھا۔ کہا، بات یہ ہے کہ گھر کے اندر تو اندھیرا ہے اور باہر سرکاری لالٹین کی روشنی ہے۔ گھر میں تلاش نہیں کر سکتا، اس لئے میں نے باہر تلاش کرنا شروع کر دیا۔ بزرگو! آج ساری دنیا میں یہی ہو رہا ہے کہ صلاح و فلاح دارین کی اشرفی اپنے گھر میں گم ہو گئی۔ کتاب و سنت کی شمع روشن کر کے اس کو اپنے گھر میں تلاش کرنے کی بجائے دیار اغیار و شعار اغیار میں ڈھونڈا جا رہا ہے وہاں تو نہیں ملے گی۔ اسے تو

حرمین شریفین میں تلاش کیجئے کتاب و سنت میں تلاش کیجئے مل جائے گی۔ بزرگ یہ زمانہ مادہ پرستی اور مغرب زدگی کا ہے۔ مذہبی حس فنا ہو گئی۔ باریک بات (عجب کہ کچھ زیادہ باریک نہیں) سمجھ میں نہیں آتی مجھے حضرت سعدیؒ کا شعر یاد آ گیا۔

تو نہ دیدی گہے سلیماں را
چہ شناسی زبان مرغاں را

اور اقبال نے کہا تھا۔

اسی کشمکش میں گذریں میری زندگی کی راتیں
کبھی سوز و ساز رومی کبھی پیچ و تاب رازی
وہ فریب خوردہ شاہیں جو پلا ہو کرگسوں میں
اسے کیا خبر کہ کیا ہے رہ و رسم شاہبازی

باتیں معمولی سی ہیں مگر لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتیں۔ اذہان کو مناسبت نہیں رہی، ان علوم، اصطلاحات، مضامین اور ان کوائف سے آج جس ماحول و معاشرے کی ہمارے دماغوں نے تخلیق کر رکھی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ نہ تو ہماری ہیئت و ترکیب و تقویم کے مطابق ہے اور نہ ہماری قد و قامت پر راست آ رہی ہے۔ ہم اخلاقی فکری حیثیت سے برابر انحطاط کی طرف جا رہے ہیں، عصر حاضر کا بڑا لطیفہ یہ ہے کہ یہ انسان اپنی فکر و توجہ کا مرکز اپنی ذات کو بنائے، پھر کائنات کو سوچنا چاہیئے کہ جس وقت کوئی جہاز کم سے کم مدت میں یورپ امریکہ اور چین پہنچا دیتا ہے۔ اس وقت ہم کونسی ترقی کا ثبوت دیتے ہیں۔ راحت بخش کاریں، بہترین ریڈیو سیٹ، قیمتی ٹی وی، ٹیپ ریکارڈ ہم کو اخلاقی نظام، اعصابی توازن، فکری ذکاوت قلبی سکون اور امن و تہذیب و عافیت دینے سے بالکل قاصر ہیں۔ انسان حیرت انگیز مادی صنعتی ترقیات کے ساتھ ساتھ انسانی خصائص و فضائل میں جرأت کے ساتھ تنزل کے مراحل طے کرتا چلا جا رہا ہے۔ اس کی باہر کی دنیا آباد سرسبز و شاداب ہے مگر اندر کی دنیا ویران ہو رہی ہے۔ باہر فتوحات پر فتوحات حاصل کر رہا ہے مگر اندر وہ شکست پر شکست کھا رہا ہے۔ اس نے بہت سی تری اور خشکیوں پر قبضہ کر لیا۔ بڑے بڑے سرکشوں کو زیر اور رام کر لیا لیکن نفس کی ادنیٰ ترغیبات جھوٹ، دھوکا، فریب، خیانت، بددیانتی گناہ اور ظلم کے سامنے اس کا قدم بالکل نہیں جمتا، اس کی معلومات روز افزوں ہے مگر اسی رفتار سے اس کا یقین متزلزل ہوتا اور ضمیر مدقوق بنتا چلا جا رہا ہے۔ وہ جانتا سب کچھ ہے، مگر مانتا کچھ بھی نہیں۔ طبعیات، سیاسیات معاشیات اور رسمی اخلاق ان سب نے مل کر ایک ایسے مشینی انسان کی پرورش کی ہے جو یقین کی دولت، بے غرض محبت، بے لوث خدمت اندر کی دل سوزی، لطیف احساس حیا، وفا، مروت، امانت، عدالت اور کسی بالاتر حقیقت سے بالکل ناآشنا ہے۔ اس کا دماغ حقیقی معرفت سے، اس کا دل ہر خلش سے، اس کا پہلو چھپے درد سے، اس کی آنکھیں اشک ندامت سے، اس کے دن طیش سے، اس کی راتیں گداز سے بالکل فارغ ہیں۔ خدا و رسولؐ کی باتیں اس کی نظر میں بالکل بے معنی، لغو، فضول و عبث مضمون ہیں

بقیہ:- مرزا کی زندگی

کا فرق ہے!؛ یہ دھوکہ کیا۔ دھوکہ دینے والا نبی نہیں ہو سکتا اور جو نبی ہو وہ دھوکہ نہیں دیتا۔

مرزا صاحب نے کہا کہ "وعدہ پورا ہو گیا" وعدہ پچاس حصے لکھنے کا تھا۔ لکھے پانچ۔ جھوٹ بولا۔ جھوٹ بولنے والا نبی نہیں ہوتا اور جو نبی ہو وہ جھوٹ نہیں بولتا۔

پچاس حصوں کی قیمت لی۔ لکھے پانچ۔ دسواں حصہ مال دیا تو حصے نہیں دیا اور قیمت پیشگی لی۔ حرام کھایا۔ جو حرام کھائے وہ نبی نہیں ہوتا اور جو نبی ہو وہ حرام نہیں کھاتا۔

حیات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ کو مشرکانہ عقیدہ لکھا لیکن اس کے برعکس ما بدولت خود باون برس یہی عقیدہ حیات مسیحؑ کے قائل رہے۔ لہٰذا اتنا عرصہ پھر خود بھی مشرک ہی رہے۔ جو مشرک ہو وہ نبی نہیں ہوتا اور جو نبی ہو وہ مشرک نہیں ہو سکتا۔

بہاولپور کی ڈائری

مراسلہ :۔ ذبیح فاروقی نمائندہ خصوصی

• قائمقام چیف انجینئر کا تبادلہ • مرکزی رہنماؤں کی آمد
• علامہ رحمت اللہ ارشد کی وفات • ۷ ستمبر کو یوم ختم نبوت منایا گیا

گزشتہ ماہ کی کسی اشاعت میں ہم تفصیلاً عرض کر چکے ہیں۔ بہاول پور اس وقت مرزائیت کی یلغار میں ہے۔ بالخصوص محکمہ انہار جس کی پانچ اہم اسامیوں پر اس وقت مرزائی فائز ہیں۔ اس ڈائری کی اشاعت کے بعد مرزائی جماعت کا مقامی صدر آنجہانی غلام احمد (قادیانی) مرا۔ مرزائیوں نے بھرپور کوشش کی۔ کہ اس کا مکان جو سرکاری کوارٹر تھا۔ جسے مرزائی عرصہ دراز سے تبلیغی سنٹر کے طور پر استعمال کر رہے تھے۔ کسی مرزائی افسر کو الاٹ کیا جائے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور کے نمائندہ علماء کرام کا ایک وفد قائم مقام چیف انجینئر مسٹر شفاعت احمد قریشی سے ملا۔ اور اس کی توجہ حالات کی سنگینی کی طرف مبذول کرائی۔ موصوف نے وعدہ کیا کہ مذکورہ بالا مکان کسی مرزائی کو الاٹ کرنے کے بجائے مسلمان ملازمین کو الاٹ کیا جائے گا۔

لیکن کچھ عرصہ بعد باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا۔ کہ مکان مذکورہ حاصل کرنے کے لئے مرزائی بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ بلکہ چیف انجینئر نے الاٹ کرنے کا وعدہ بھی کر لیا۔ تو مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور کے مبلغ محمد اسماعیل شجاع آبادی نے موصوف کو خط لکھا اور ایفاء عہد کے لئے وعدہ یاد دلایا۔ تو موصوف نے مکان مذکورہ مسلمان ملازم کو الاٹ کر دیا۔

الحمد للہ علی ذالک۔

۲۔ چوہدری نذیر احمد ایکسین ای این اپریشن دفتر چیف انجینئر محکمہ انہار مرزائی ہے اور آتے ہی اس نے محکمہ کے اس اہم عہدہ کو مرزائیت کی ترویج کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اس کے تبادلہ کے لئے تقریباً ایک صد ملازمین نے چیف سیکرٹری کو خط لکھا۔ لیکن تاحال اس کا تبادلہ نہیں ہوا۔

۳۔ میاں سلیم اختر چیف انجینئر محکمہ انہار نے چونکہ چوہدری نذیر احمد ایکسین ای این مرزائی نے تبادلہ کی درخواست کی تائید کی، مرزائی مذکور اور مرزائی گروہ نے اپنے روایتی ہتھکنڈے استعمال کر کے میاں صاحب موصوف کے خلاف ایک کیس بنوا کر ان کا لاہور تبادلہ کرا دیا۔ اور میاں صاحب کے قائم مقام.. شفاعت احمد صاحب قریشی کو چارج دے دیا جو ایک جونیئر افسر ہیں۔ اور مرزائی مذکور نذیر احمد کے کلاس فیلو ہیں۔ اور مرزائی مذکور سے گہرے مراسم رکھتے ہیں۔

حال ہی میں سننے میں آیا ہے۔ کہ شفاعت قریشی سے چارج لے کر میاں سلطان احمد قریشی کو دے دیا گیا ہے۔ جو کہ ایک نیک دل، مخلص، دیندار مسلمان ہیں۔ خداوند قدوس سے دعا ہے کہ موصوف کو دیانت داری کے ساتھ ملک و ملت کی خدمت کی توفیق بخشے اور مرزائیوں کے روایتی ہتھکنڈوں سے خبردار رہنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

یکم ذوالحجہ جمعۃ المبارک کو مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد شریف صاحب جالندھری، مجلس کے

دفتری امور کے انچارج مولانا عزیزالرحمان جالندھری، مدیر یونیورسٹی کے مبعوث مولانا حافظ عبدالواحد تشریف لائے۔ مرکزی ناظم اعلیٰ نے جامع مسجد اشرف غلہ منڈی، مولانا عزیزالرحمان صاحب نے جامع مسجد الفردوس زنانہ ہسپتال روڈ، مولانا عبدالواحد صاحب جامع مسجد ون یونٹ کالونی اور محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد القمر سٹلائٹ ٹاؤن میں ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے فیصلہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ علماء کرام نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ۷ ستمبر کا دن ملت پاکستان کے لئے ایک اہم تاریخی دن کی حیثیت رکھتا ہے لہذا اس کے تقاضے پورے کئے جائیں۔ اور ۷ ستمبر کو سرکاری سطح پر منایا جائے۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے علیحدہ کیا جائے۔ مولانا اسلم قریشی کیس کو حل کیا جائے۔ مرزائیوں کی ملک و ملت کے خلاف سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔

۷ ستمبر کو ختم نبوت منایا گیا

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی رہنماؤں کی اپیل پر پورے ملک کی طرح بہاول پور میں بھی یوم ختم نبوت منایا گیا جامع مسجد الصادق جامع مسجد بستی فوجی مسجد حافظ خدا بخش رح محلہ اسلام پورہ اور دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت چوک شہزادی بہاول پور میں اجتماعات منعقد ہوئے۔ جن میں مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا محمد یوسف شجاع آبادی اور دیگر علماء کرام نے خطاب فرمایا۔ علماء کرام نے اپنے خطابات ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے فیصلہ پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ ۷ ستمبر کے قانونی تقاضے پورے کئے جائیں۔

"مجلس شوریٰ" کے رکن علامہ رحمت اللہ ارشد کی رحلت

بہاول پور کے مشہور و معروف سیاسی و علمی شخصیت، سابق قائد حزب اختلاف پنجاب اسمبلی، مجلس شوریٰ اور علماء بورڈ کے رکن علامہ رحمت اللہ ارشد رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم سے سیاسی اختلاف ممکن ہے ان کی پالیسیوں پر نکتہ چینی بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن جہاں تک ان کے خلوص، عقیدہ میں پختگی، خدمات کا تعلق ہے۔ ان امور سے کسی کو اختلاف نہیں۔ بندہ کی پہلی ملاقات علامہ مرحوم سے چنیوٹ کی تاریخی سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں آج سے ۱۴ برس قبل حضرت استاذ علامہ عبدالرحیم صاحب اشعر زید مجدہم کی معیت میں ہوئی۔

علامہ مرحوم نے ۱۹۳۲ء میں مقدمہ مرزائیت میں خصوصی رول ادا کیا تھا۔ تقریباً دس ہزار صفحات علامہ مرحوم کی قلم سے نکلے ہوئے ہیں۔ علامہ مرحوم نے تاریخ کے گمشدہ اوراق پلٹتے ہوئے فرمایا کہ مقدمہ فیصلہ مرزائیت میں امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رح کا بیان تاریخی اور علمی لحاظ سے انتہائی ٹھوس اور مضبوط تھا۔ کہ مرزائیوں کے دجل و فریب کے امام جلال دین شمس جیسے لوگ انگشت بدنداں تھے۔ اور جج محمد اکبر رح بہت حیران ششدر رہ گئے کہ اس قسم کی شخصیات بھی اس گئے گزرے دور میں موجود ہیں تو اسلام کو کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں۔ علامہ رح نے کئی ایک اہم واقعات بیان کئے۔ قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے ایک واقعہ سردست پیش خدمت ہے۔ فرمایا کہ جج محمد اکبر مرحوم کی عدالت لگی ہوئی تھی اور مرزائی ناظر و وکیل دجل و تلبیس کے امام جلال دین شمس نے امام غزالی رح کی کتاب احیاء العلوم سے ایک حوالہ غلط پڑھا جس سے جج محمد اکبر رح جیسے لوگ تھرتھرا گئے اور پریشان ہوئے کہ کیا جواب ملتا ہے۔ امام العصر رح نے فرمایا کہ جج صاحب کتاب لے کر دیکھئے اصل عبارت یوں ہے اور زبانی پڑھ کر سنا دی اور فرمایا کہ آج سے ۲۷ سال قبل اس کتاب کو سرسری نگاہ سے دیکھا تھا۔ باقاعدہ صفحہ اور سطر تک بتلا دی۔

۲۔ فرمایا کہ اسی سفر میں بیماری کی وجہ سے امام العصر رح تکیہ کا سہارا لئے لیٹے ہوئے تھے۔ کہ آدمی آیا اور تعجب سے کہنے لگا کہ حضرت سنا ہے امام بخاری رح کو پانچ لاکھ احادیث یاد تھیں۔ فرمایا کہ "اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔ الحمدللہ اس ناچیز کو چھ لاکھ احادیث یاد ہیں"۔ اللہ اکبر!

بعد ازاں کئی مرتبہ ملاقات ہوئی۔ تقریر کرنے کا موقع

باقی صـ۱۴ پر

متنبی قادیاں کی قبل از دعویٰ نبوت زندگی

مولانا تاج محمد مدرس قاسم العلوم فقیروالی

احمدیہ پاکٹ بک مطبوعہ ۱۹۵۲ء صفحہ ۵۰ پر اس کا مصنف "صداقت مسیح موعود" کے عنوان کے تحت مرزا غلام احمد کی صداقت کی دلیل دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

"فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون (یونس ع ۲) کہ میں نے تم میں ایک لمبی عمر گذاری ہے۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ اگر میں پہلے جھوٹ بولتا تھا تو اب بھی بولتا ہوں۔ لیکن اگر میری چالیس سالہ زندگی پاک اور بے عیب ہے تو یقیناً آج میرا دعویٰ الہام ونبوت بھی حق ہے۔ پس ثابت ہوا کہ نبی کی قبل از دعویٰ زندگی دوست اور دشمن کے تجربہ کے رد سے پاک ہوتی ہے۔ گویا تو اس کی دعویٰ نبوت کے بعد کی زندگی بھی ہوتی ہے۔ چونکہ دعویٰ نبوت کی وجہ سے لوگ اس کے دشمن ہو جاتے ہیں اور طرح طرح کے اعتراض کرتے ہیں، پس اگر کسی مدعی نبوت کی صداقت پرکھنی ہو تو اس کی دعویٰ سے قبل کی زندگی پر نظر ڈالنی چاہیئے"

خود مرزا غلام احمد "تذکرہ الشہادتین" کے صفحہ ۶۲ پر لکھتے ہیں کہ:

"تم کوئی عیب افتراء یا جھوٹ یا دغا کا میری زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ کہ تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ یا افتراء کا عادی ہے۔ یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں سے ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے جو اس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔"

جواب

(۱) محض پاکیزہ زندگی دلیل نبوت نہیں ہو سکتی۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ "پاک ناپاک ہونا بہت کچھ دل سے تعلق رکھتا ہے اور اس کا حال سوائے اللہ کے کسی کو معلوم نہیں۔ پس پاک وہ ہے جس کے پاک ہونے پر خدا گواہی دے۔" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۲ء صفحہ ۲)

(۲) مرزا صاحب اپنی کتاب "نصرۃ الحق" صفحہ ۴۹ پر لکھتے ہیں کہ "ایک راست باز کے لئے صرف یہ دعویٰ کافی نہیں کہ وہ خدا تعالے کے احکام پر چلتا ہے بلکہ اس کے لئے ایک امتیازی نشان چاہیے جو اس کی راست بازی پر گواہ ہو کیونکہ ایسا دعویٰ تو قریباً ہر ایک کر سکتا ہے کہ وہ اللہ تعالے سے محبت رکھتا ہے اور اس کا دامن ہر قسم کے فسق و فجور سے پاک ہے مگر ایسے دعویٰ پرستی کیونکر ہو کہ فی الحقیقت ایسا ہی امر واقع ہے۔ یہ بھی ممکن

ہے کہ محض لوگوں کے لعن طعن کے خوف سے کوئی پارسا طبع بن بیٹھے اور عظمت الٰہی کا کچھ بھی اس کے دل پر اثر نہ ہو۔ پس ظاہر ہے کہ عمدہ چال چلن اگر ہو بھی تاہم حقیقی پاکیزگی پر کامل ثبوت نہیں ہو سکتا۔ شاید درپردہ کوئی اور اعمال ہوں ۔"

مرزا صاحب کی قبل از دعویٰ زندگی ثابت کرتی ہے کہ مرزا صاحب خائن بھی تھے اور بددیانت بھی۔ جھوٹ بھی بولتے تھے اور وعدہ خلاف بھی تھے۔ دھوکہ دینے کی عادت بھی تھی۔

مرزا صاحب کی بیوی اور ان کا صاحبزادہ بشیر احمد ایم اے ثابت کرتے ہیں مرزا صاحب نے امانت میں خیانت بھی کی۔ مرزا بشیر احمد ایم اے "سیرۃ المہدی" حصہ اول صفحہ ۴۳ پر لکھتے ہیں کہ "بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ اپنی جوانی کے زمانہ میں مسیح موعود تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو ان کے پیچھے مرزا امام الدین (مرزا غلام احمد کا چچا زاد بھائی) بھی چلے گئے۔ جب حضرت صاحب نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو بہلا پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیاں لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔ جب آپ نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو وہ آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ مسیح موعود (مرزا صاحب) اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے۔ سیالکوٹ میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔"

نبی قبل از دعویٰ بھی معصوم ہوتے ہیں اور بعد از دعویٰ بھی۔ مرزا صاحب کے دادا کی پنشن ان کے پاس امانت تھی۔ مرزا صاحب نے وہ تمام رقم عیاشی میں اڑا دی۔ امانت میں خیانت کی۔ کوئی شریف آدمی بھی خیانت کو پسند نہیں کرتا۔ مرزا صاحب کے خائن ہونے کی گواہی ان کی بیوی اور بیٹا دے رہے ہیں۔

مرزا صاحب کی بیوی فرماتی ہیں کہ امام الدین مسیح موعود کو ان کی جوانی کے زمانہ میں بہلا پھسلا کر لے گیا اور ان کو دھوکہ دیا۔ سوال یہ ہے کہ کیا مسیح موعود کوئی چھوٹا سا بچہ تھا جو بھائی کا نام سن کر پیچھے چل پڑا۔ سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۵۰ کی رو سے مرزا صاحب کی عمر اس وقت ۲۸ سال تھی۔

مرزا صاحب کے دادا کی کچھ زمینیں تھیں۔ جن پر سکھوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ جب انگریزی دور آیا تو مرزا صاحب کے والد غلام مرتضیٰ نے مقدمہ دائر کر کے واگذار کرائیں۔ مرزا صاحب کے چچا زاد بھائی بھی ان زمینوں میں برابر کے حق دار تھے لیکن ان لوگوں کو ان کا حصہ نہیں دیا۔ خود قابض رہے۔ باپ کے مرنے کے بعد بھی مرزا غلام احمد اور ان کا بھائی غلام قادر بدستور قابض رہے اور طلب و تقاضا پر ان کو یہ کورا جواب دیا کہ ہمارے باپ نے اپنی جیب سے مقدمہ پر رقم خرچ کی تھی۔ اس لئے تمہارا کوئی حق نہیں۔ یہ انکار ایک کھلی بددیانتی تھا۔

مقدمہ پر مرزا صاحب کے والد نے کتنی رقم خرچ کی تھی؟

(ا) مکتوبات احمدیہ جلد چہارم صفحہ ۲ پر مرزا صاحب کا ایک طویل خط مولوی محمد حسین بٹالوی کے نام درج ہے۔ اس میں لکھتے ہیں کہ میرے والد کے ان مقدمات پر آٹھ ہزار روپیہ خرچ ہوئے تھے۔

(ب) اس کے پانچ سال بعد "کتاب البریہ" جو ۲۴ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو شائع ہوئی اس کے صفحہ ۱۵۵ پر لکھتے ہیں کہ ان مقدمات پر میرے والد کے ستر ہزار روپے خرچ ہوئے۔

(ج) اس کے ساڑھے چار سال بعد کتاب "تریاق القلوب" جو ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو شائع ہوئی۔ اس میں نہ آٹھ ہزار کا ذکر نہ ستر ہزار کا۔ بلکہ اس کو سنا سنایا قصہ قرار دیا۔

آخر مرزا اعظم بیگ لاہوری پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے مظلوموں کی طرف سے ہائی کورٹ میں مقدمات دائر کئے۔ صلیب پرست انگریز مجسٹریٹ نے فیصلہ مرزا صاحب کے چچا زاد بھائیوں کے حق میں کیا۔

سوال یہ ہے کہ اگر مرزا صاحب واقعی کوئی متقی، خدا ترس اور پاکباز آدمی تھے تو انہوں نے مقدمہ دائر ہونے سے پہلے بلکہ اپنے باپ کے انتقال کے ساتھ ہی اپنے اقرباء کی

حق رسی کیوں نہ کی۔ اگر مقدمہ دائرۂ ہونے سے پہلے مرزا صاحب خواب بے حسی میں پڑے تھے اور خواب غفلت میں اقرباء کے حصے کی آمدنی ہضم کرتے رہے تو جس وقت اقرباء نے نالش کرنیکا نوٹس دیا تھا اسی وقت ان کا حق کیوں نہ دے دیا! یا پھر نالش ہونے کے بعد ہی ان کا حصہ کیوں نہ بانٹ دیا حالانکہ ۱۸۸۳ء سے مرزا صاحب کو بقول ان کے خدا تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف بھی حاصل تھا۔ اس شرف مکالمہ و مخاطبہ کے چار سال بعد یہ عقدہ ۱۸۸۸ء میں دائر ہوا تھا۔ ہمیں تو ان لوگوں کی عقل پر حیرت ہوتی ہے جنھوں نے ایسے کردار کے انسان کو مجدد مہدی۔ مسیح اور نبی سمجھ لیا۔

مرزا غلام احمد نے اعلان کیا کہ میں ایک کتاب لکھوں گا۔ جس کا نام براہین احمدیہ ہو گا اور وہ اس مسئلے پر لکھوں گا کہ اسلام سچا مذہب ہے اور اس میں اسلام کے سچا مذہب ہونے کے تین سو دلائل بیان کروں گا اور اس کتاب کے پچاس حصے ہوں گے اور پیسے پہلے دے دو۔ کہتے ! امیر آدمی سو سو روپیہ بھیج دیں اور غریب پچیس پچیس روپے دے دیں۔ لوگوں نے کتاب کی قیمتیں پیشگی دے دیں اور مرزا صاحب نے وعدہ کر لیا کہ کتاب لکھوں گا۔ مرزا صاحب نے کتاب لکھنی شروع کی۔ اس کی پہلی جلد لکھی تو باقی ۴۹ رہ گئیں کیونکہ پچاس حصے یا جلدیں لکھنے کا وعدہ کیا تھا۔ پھر دوسری جلد لکھی تو باقی ۴۸ رہ گئیں۔ تیسری جلد لکھی تو باقی ۴۷ رہ گئیں۔ چوتھی جلد لکھی تو باقی ۴۶ رہ گئیں۔ اس کے بعد مرزا صاحب نے کچھ نہ لکھا۔ اسی طرح کئی سال گزر گئے۔ جب پیشگی قیمت دینے والوں کو مرزا صاحب کی طرف سے قطعی مایوسی ہو گئی تو چاروں طرف سے شور ہونا دیکھا ہوا کہ پیسے پہلے لے لئے اور کتاب لکھی نہیں۔ مرزا صاحب کو چور۔ مکار۔ مال مردم خور۔ دغا باز کہا۔ جس کا اظہار مرزا صاحب نے یکم مئی ۱۸۹۳ء کے ایک اشتہار میں کیا ہے۔ جو تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۴۴ پر درج ہے۔ لکھتے ہیں۔

" مجھے ان لوگوں کی حالت پر نہایت افسوس ہے جنھوں نے زبان درازی اور بدظنی سے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا۔ کوئی دقیقہ سخت گوئی کا باقی نہ رکھا۔ اس عاجز کو چور قرار دیا۔ مکار ٹھہرایا۔ مال مردم خور کرکے مشہور کیا۔ حرام خور سمجھ کر نام لیا دغا باز نام رکھا۔"

مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ میں اس کتاب میں حقانیت اسلام کے تین سو دلائل درج کروں گا۔ لیکن ان چاروں حصوں میں ایک دلیل بھی پوری نہ کر سکے۔

مرزا صاحب کے فرزند بشیر احمد ایم اے "سیرۃ المہدی" حصہ اول صفحہ ۹۲ پر لکھتے ہیں۔ " تین سو دلائل جو آپ (مرزا غلام احمد) نے لکھے تھے۔ ان میں سے صرف ایک ہی دلیل بیان ہوئی اور وہ بھی نامکمل طور پر"

مرزا صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ براہین احمدیہ پچاس حصوں میں ضبط تحریر میں آئے گی لیکن چوبیس برس کی طویل خاموشی کے بعد براہین احمدیہ کا پانچواں حصہ اپنی زندگی کے آخری دنوں میں لکھا جو مرزا صاحب کے فوت ہونے کے پورے پانچ ماہ بعد شائع ہوا۔ پانچویں حصہ کے شروع میں ہی لکھتے ہیں۔

" پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا، اور چونکہ ۵۰ اور ۵ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچوں حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا"

مرزا صاحب کی اس تحریر کو پڑھ کر چاروں طرف سے پیشگی قیمت دینے والوں کی صدائیں بلند ہوئیں کہ دھوکہ کیا۔ جھوٹ بولا۔ حرام کھایا۔

" پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ

باقی صفحہ ۱۸ پر

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI

Registered S. No. 3220

دو روزہ آل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی ربوہ کے آخری اجلاس جس میں سامعین کے جذبات انتہائی بلندیوں پر تھے اور بار بار اتحادِ علماء امت، و اتحادِ امت زندہ باد کے پرزور نعرے لگ رہے تھے جب کہ اسٹیج پر دیوبندی ابریلوی اہل حدیث شیعہ مکتب فکر کے تمام علماء کرام براجمان تھے اسی دوران رابطہ عالم اسلامی کے نمائندے جناب حافظ ظہور الحق ظہور کو دعوت سخن دی گئی آپ اسٹیج پر تشریف لائے اور مخصوص انداز میں یہ نظم پڑھی۔

نظم

حافظ ظہور الحق ظہورؔ

اللہ کی رسی کو تھامیں، توحید کے درس میں آئیں / اسلام کا پرچم لہرائیں، ایمان کے جوہر دکھلائیں

ظلماتِ جہالت میں اکثر ابلیس کا جادو چلتا ہے / ہم مل کے کتاب و سنت کے انوار جہاں میں پھیلائیں

مغضوب ہیں وہ مقہور ہیں وہ، رحمت سے خدا کے دور ہیں وہ / معراج کو جو افسانہ کہیں اور وحیِ خدا کو جھٹلائیں

جو وہم کی وادی میں بھٹکیں جو شرک کے کانٹوں سے الجھیں / ہر کام میں وہ ناکام رہیں، ہر گام میں وہ ٹھوکر کھائیں

جو ختمِ نبوت کو توڑیں جو قصرِ نبوت کو پھاندیں / وہ دولتِ ایماں کے ڈاکو کس منہ سے مسلماں کہلائیں

تکمیلِ نبوت ہو بھی چکی، اجراءِ نبوت کیا معنی؟ / جب مہرِ منور تاباں ہو، ہم رات کا دھوکہ کیوں کھائیں

ناموسِ محمدؐ کی ہم پر، ہر حال حفاظت لازم ہے / اور شانِ صحابہ کی خاطر ہم جان سے قربان ہو جائیں

ہے کون ظہورؔ اللہ کے سوا مشکل میں جو اپنے کام آئے
جب اس کی عنایت ہو جائے ساحل پہ سفینے لگ جائیں